



السلام علیکم ورحمہ اللہ وبرکاتہ

باپ جب کسی وجہ سے بیٹے کو قتل کر دے تو قصاص میں باپ کو قتل کیا جائے گا یا نہیں۔ کتاب و سنت کی رو سے واضح کریں؟ (ایک سائل: فورٹ عباس)

اجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمہ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

باپ اگر کسی وجہ سے اپنے بیٹے کو قتل کر دے تو قصاص میں باپ کو قتل نہیں کیا جائے گا یہی بات جمہور فقہائے شافعیہ، حنابلہ اور حنفیہ نے کہی ہے۔ یساکہ: الشرح الکبیر علی متن المفتی 5/175، المحذب 2/174، ہدایہ المبتدئ 2/40، بدائع الصنائع 7/235 میں مذکور ہے۔ اس کے دلائل درج ذیل ہیں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَقَتْلَ زَكَتٍ أَلَّا تَقْدِرُوا إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ بِأُولَئِكَ يُكْفَىٰ عَنْ إِحْسَانِهِمْ عَمَلُكُمْ إِنَّكُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّكُمْ تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ فَذَلِكُمُ الَّذِي تَنْفَعُونَ أَنْفُسَكُمْ فَمَا تَوَلَّوْا قَتْلَ أَنْفُسِكُمْ وَأَنْتُمْ تَبْتَغُونَ مَا تُكْرَهُونَ وَلَا تَهْتَدُونَ لَهَا قُلْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ وَأَنْفُسُ الَّذِينَ هُمْ أَدْنَىٰ لَكُمْ وَلَكُمْ أَنْفُسُ الَّذِينَ هُمْ أَدْنَىٰ لَكُمْ وَلَكُمْ أَنْفُسُ الَّذِينَ هُمْ أَدْنَىٰ لَكُمْ وَلَكُمْ أَنْفُسُ الَّذِينَ هُمْ أَدْنَىٰ لَكُمْ... سورة الإسراء ۲۴

"اور تیرا پروردگار حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی ہنگامی نہ کرو اور والدین کے ساتھ احسان کرو اگر تیرے ہاں ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اُف تک نہ کو اور نہ ہی انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرو اور ان کے ساتھ ادب و احترام سے بات کرو اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کے بازو پست کرو اور کو اسے میرے پروردگار! ان دونوں پر رحم فرما یساکہ ان دونوں نے بچپن میں میری پرورش کی۔"

اس آیت کریمہ میں اللہ عزوجل نے والدین کے ساتھ احسان اور حسن سلوک کا حکم دیا ہے اور ان کے سامنے عاجزی اور تواضع کے بازو پست کرنے کا حکم دیا ہے اور انہیں جھوٹے اور ایسی بات کہنے سے منع کیا ہے جس سے انہیں تکلیف ہو خواہ وہ جھوٹی سی بات ہی کیوں نہ ہو۔

جب انہیں جھوٹا اور اُف تک کہنا منع ہے تو یہ کس طرح جائز ہو سکتا ہے کہ انہیں قصاص میں قتل کر دیا جائے۔ اسی طرح دیگر حسن سلوک والی آیات سے یہی بات اخذ کی گئی ہے۔

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو مدیج کے ایک شخص کے پاس ایک باندی تھی۔

اس سے اس شخص کا بیٹا تھا۔ وہ اس سے خدمت لیتا تھا۔ جب لڑکا جوان ہو گیا تو ایک دن اس شخص نے اس باندی کو بلایا اور کہا اس طرح کام کرو۔ لڑکے نے کہا وہ میرے پاس نہیں آئے گی جب تک تو اسے غلام بنائے رکھے گا۔ لڑکے کے باپ نے غصے میں آکر تلوار اس کی طرف پھینکی جس سے اس کی ٹانگ کٹ گئی اس لڑکے کا خون بہہ گیا اور وہ فوت ہو گیا تو وہ شخص اپنی قوم کے ایک گروہ کے ہمراہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے اسے کہا:

'يَا عَدُوَّ فَخْرٍ أَنْتَ أَتَى قَتْلَ ابْنِكَ، تَوَلَّيْتَ عَنْهُ زَوْلاً صَليَ اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: "لَا يَتَذَكَّرُ الْإِبْنُ بِأَبِيهِ لِيَتَّقِيَهُ" غَمٌّ وَشِدَّةٌ قَالَ: فَجَاءَهُ بِعُشْرَيْنِ أَوْ ثَلَاثِينَ قَاتِلَهُ، قَالَ: فَخَرَّ مَرْتَابَةً فَخَرَّ مَرْتَابَةً وَتَرَكَ نَبَاهُ

"اے اپنی جان کے دشمن تو وہ ہے جس نے اپنے بیٹے کو قتل کیا ہے اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ باپ سے بیٹے کے بدلے قصاص نہ لیا جائے تو میں تجھے قتل کر دیتا۔ اس کی دیت لاؤ۔"

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں وہ 120 یا 130 اونٹ لایا عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے 100 اونٹ لے کر اس لڑکے کے وارثوں کے حوالے کر دیئے اور اس کے باپ کو چھوڑ دیا۔ (المفتی لابن الجارود (788) بیہقی 8/38 دار قطنی 140/3-141)

یہ روایت حسن ہے علامہ البانی نے اسے مختلف طرق کی وجہ سے صحیح قرار دیا ہے۔ (ارواء الغلیل (2214) 269 تا 272)

یہی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے:

(ابن ماجہ (2661) باب لا یقتل والد الولد، ترمذی (1401) دار قطنی 142، 141/3 حلیہ الاولیاء 4/18 بیہقی 8/39 مسند دارمی (2402) حاکم 4/369 ابن ابی شیبہ 10/43 (8700) تاریخ جرجان للسمعی ص 430)

میں موجود ہے اس کی سند میں اگرچہ اسماعیل بن مسلم المکی کمزور راوی ہے لیکن مختلف طرق اور شواہد کی وجہ سے صحیح ہے۔

عمر رضی اللہ عنہ کی روایت مسند احمد 49'1/22 مسند عبد بن حمید (41) ترمذی (1400) میں بھی موجود ہے۔ عقلی طور پر اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ باپ بیٹے کے وجود کا سبب ہے اس لئے مناسب نہیں کہ بیٹا باپ

کے فنا اور خلتے کا سبب بنے اور دوسری بات یہ ہے کہ قصاص زجر و توبیخ کے لئے مشروع کیا گیا ہے۔ یہاں پر بیٹے کے قتل کی وجہ سے باپ کو زجر کی حاجت نہیں اس لئے کہ والدین کی اولاد کے بارے میں شفقت و رافت معروف ہے اور یہ شفقت انہیں ظلم و عدوان کے ساتھ قتل کرنے سے مانع ہوتی ہے۔ (عوبہ الاعدام : ص 195)

پس معلوم ہوا کہ والد کو بیٹے کے بدلے قتل نہ کیا جائے بعض اہل علم قصاص کی عمومی آیات اور احادیث سے استدلال کرتے ہوئے باپ کو قصاص میں قتل کرنے کے قائل ہیں لیکن مختار قول وہی ہے جو ہم نے اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے تفصیل کے لئے :

(عوبہ الاعدام للشیخ محمد بن سعد جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیۃ اور القصاص فی النفس للذکر عبد اللہ العلی استاذ جامعۃ الامام محمد بن سعود) ملاحظہ ہوں۔

حد ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد 3- کتاب الحدود- صفحہ 445

محدث فتویٰ

